سے ڈرنا چاہیے اور رشتوں کو پامال کرنے سے متعلّق جو وعیدیں قرآن و حدیث میں آئی ہیں انھیں پیش نظر رکھنا چاہیے۔(ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی)

شادی میں تاخیر

س: میرے لڑکے کی عمر ۲۵ سال ہے۔ میں اب اس کا نکاح کر دینا چاہتا ہوں۔ لیکن اس کا اصرار ہے کہ میں اپنی تعلیم مکمل ہو جانے اور کہیں ملازمت حاصل کر لینے کے بعد ہی نکاح کروں گا۔ میرا اندازہ ہے کہ ابھی اس کے برسرِ روزگار ہونے میں کم از کم چار پانچ سال اور لگ جائیں گے۔ اس بنا پر میں اُلجھن کا شکار ہوں۔ براہِ کرم میری راہ نمائی فرمائیں۔ میری سوچ درست ہے یا میرے لڑکے کی بات میں وزن ہے؟

ج: اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ لڑکی یا لڑکے کی بلوغت کے بعد ان کے نکاح میں زیادہ تاخیر نہ کی جائے۔ ہر انسان میں جنسی جذبہ ودیعت کیا گیا ہے۔ اسلام نہ اس کو کچلنے اور دبانے کا قائل ہے نہ اس کی تسکین کے لیے کھلی چھوٹ دینے کا روادار ہے، بلکہ وہ اس کو نکاح کے ذریعے پابند کرنا چاہتا ہے۔ جنسی جذبہ اتنا طاقت ور ہوتا ہے کہ اگر انسان کو اس کی تسکین کے جائز ذرائع میسر نہ ہوں تو ناجائز ذرائع اختیار کرنے میں اسے کوئی باک نہیں ہوتا۔ اس لیے اگر بچوں کا نکاح وقت پر نہ کیا جائے تو ان کے فتنے میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ برابر قائم رہتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> جب تمھارے پاس کسی ایسے شخص کی جانب سے نکاح کا پیغام آئے جس کی دین داری اور اخلاق پر تم کو اطمینان ہو تو اس سے نکاح کر دو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو روے زمین میں فتنہ اور بڑے پیمانے پر فساد برپا ہو جائے گا۔(ترمذی، ابن ماجہ)

یعنی کوئی ایسا شخص جو دین داری اور اخلاق کے معاملے میں قابل قبول ہو، اگر اس کے پیغامِ نکاح کو تم قبول نہ کرو گے اور حسب و نسب، حسن و جمال اور مال و دولت کی رغبت رکھو گے تو بڑے پیمانے پر فساد برپا ہو جائے گا۔ اس لیے کہ ایسا کرنے سے بہت سی لڑکیاں بغیر شوہروں کے اور بہت سے لڑکے بغیر بیویوں کے زندگی گزاریں گے، زنا عام ہو جائے گا، سرپرستوں کی عزت و وقار پر

دھبہ لگ جائے گا، ہر طرف فتنہ وفساد پھیل جائے گا۔ نسب پامال ہوگا اور صلاح وتقویٰ اور عفت وعصمت میں کمی آجائے گی۔

اس حدیث کا خطاب بہ ظاہر لڑکیوں کے سرپرستوں سے ہے، لیکن حقیقت میں اس کے مخاطب لڑکیوں اور لڑکوں دونوں کے سرپرست ہیں۔ نہ لڑکی کا سرپرست اس وجہ سے اس کے رشتے میں تاخیر کرے کہ جب صاحبِ حیثیت، مال دار اور برسرِ روزگار لڑکا ملے گا تبھی رشتہ کریں گے، چاہے کتنی ہی تاخیر کیوں نہ ہوجائے، اور نہ لڑکے کا سرپرست اس وقت تک اس کا نکاح ٹالتا رہے جب تک اسے کوئی اچھی اور اونچی ملازمت نہ مل جائے۔

تاہم، اس معاملے میں دوسرا پہلو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ بیوی کے نان نفقہ کی ذمے داری اصلاً شوہر پر ہے۔ مروّج مشترکہ خاندانی نظام شرعی طور پر پسندیدہ نہیں ہے۔ اس لیے لڑکے کی شادی سے قبل بہتر ہے کہ وہ اتنا کچھ کمانے لگے کہ اپنی بیوی کے ضروری مصارف برداشت کرسکے۔ عموماً والدین جذبات سے مغلوب ہوکر اپنے لڑکوں کی جلد از جلد شادی کردینا چاہتے ہیں، لیکن اس پہلو کی طرف ان کی توجہ نہیں ہوتی۔ چنانچہ بعد میں وہ مسائل کا شکار ہوتے ہیں۔ اس لیے دانش مندی کا تقاضا یہ ہے کہ اس معاملے میں دونوں پہلوؤں کو سامنے رکھ کر کوئی فیصلہ کیا جائے۔ (ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی)

تحدیدِ نسل کی حرمت پر بعض اشکالات

س : قرآن میں اللہ تعالیٰ نے قتل اولاد سے منع فرمایا ہے (انعام ۶:۱۵۱)۔ اس آیت سے یہ بات تو واضح ہے کہ زندہ اولاد کا قتل حرام ہے، جیسے عرب عہد جاہلیّت میں لڑکیوں کو زندہ زمین میں گاڑ دیتے تھے۔ آج اسقاطِ حمل کے طریقے کو بھی اس آیت کے زمرے میں لایا جاسکتا ہے۔ تاہم، جب یہ کہا جاتا ہے کہ ایک عورت کا آپریشن کراکے توالد وتناسل بند کردینا بھی حرام ہے تو یہ بات سمجھ سے بالاتر ہوجاتی ہے۔ اس لیے کہ اس آیت میں اس فعل کے حرام ہونے کی گنجایش کہاں سے نکلتی ہے؟

عزل کی متبادل صورتیں، جو آج کل رائج ہیں اور جن سے دو بچوں کے درمیان وقفہ رکھا